

کا شور۔

**شرح :** آج سمندر کے کنارے کس کے گھوڑا دوڑانے کا شور بپا ہوا۔  
کہ ساحل کی مٹی موج دریا کے زخم کے لیے نمک بن گئی ؟ شور سے یہاں دو معنی  
مراد لیے ، اول غوغا و ہنگامہ ، دوم نمکینی ۔ پھر سمندر کا کنارہ لائے اور اس کے  
اندروں موجیں اٹھتی تھیں ، ان میں زخم فرض کیے اور ان کے لیے ساحل کی مٹی کو  
نمک بنا دیا ، جس میں حقیقتہً محبوب کے گھوڑا دوڑانے سے ملاحیت پیدا ہو  
گئی تھی ۔

مرزا نے خود عبدالرزاق شاکر کو لکھا ہے :  
”پندرہ برس کی عمر سے پچیس برس کی عمر تک مضامین خیالی لکھا کیا  
دس برس میں بڑا دیوان جمع ہو گیا ۔ آخر جب تمیز آئی تو اس دیوان  
کو دور کیا ۔ اور اق یک قلم چاک کیے ۔ دس پندرہ شعر واسطے نمونے  
کے دیوان حال میں رہنے دیے۔“

مرزا نے انھیں بتایا کہ وہ کون کون سے شعر تھے ، جو نمونے کی غرض سے باقی  
رکھے ؟ لیکن وہ ایسے ہی ہوں گے ، جیسے یہ شعر یا پوری غزل ، جس کی ردیف نمک  
پسند فرمائی ۔

**۵۔ شرح :** واہ وا محبوب میرے زخم جگر کی خوب داد دیتا ہے ۔ جہاں  
کہیں نمک دیکھتا ہے ، میں اسے یاد آجاتا ہوں ۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ وہ  
چاہتا ہے ، سارا نمک میرے زخم جگر کے لیے وقف ہو جائے ۔ دوسرے معنی  
یوں پیدا ہوتے ہیں کہ یاد کرنے سے مراد بلا لینا لیا جائے ، یعنی محبوب کو جہاں  
نمک نظر آتا ہے ، مجھے بلا لیتا ہے کہ میرے زخم جگر پر چھڑک دے یا اس میں بھرا  
مقصد کہ دنیا بھر کا نمک بھی میرے زخم جگر کے لیے کافی نہیں ۔ محبوب کو  
اس حقیقت کا علم ہے اور وہ میرے زخم کی داد پوری فراخ حوصلگی سے دے  
رہا ہے ۔